سوال

(536) زید ایک عورت اور ایک لڑکی اور تین لڑکے چھوڑ کر مر گیا   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید ایک عورت اور ایک لڑکی اور تین لڑکے چھوڑ کر مر گیا۔ کوئی املاک نہیں تھے بعد وفات زید عورت او ربچے سب اپنے ننہال کے گھر پرورش ہوئے بعد چند سال کے زید کے بڑے لڑکے نے کسی شہر میں جا کر بودو باش کی اور نوکری پیشہ اختیار کیا۔ یہ دوسرا لڑکا بھی آکر چند سال اپنے بھائی کے پاس رہا۔ وہ بھی کچھ کما کر لا کر دیتا رہا کمائی تو ایسی قلیل کہ اس کے خرچ کو بھی کافی نہ تھی۔ بڑے بھائی نے رعایتاً اپنے چھوٹے بھائی کو سنبھال لیا۔ بعد چند ماہ کے چھوٹے بھائی نے علیحدگی اختیار کی پھر آکر مل گیا۔ پھر علیحدہ ہو گیا۔ اب نوکری چھوڑ دی بے کار ہے۔ اور الگ بھی ہے۔ بڑے بھائی نے چند سال سے نوکری چھوڑ کر کچھ معاملہ کر لیا ہے۔ اور کچھ مالداروں کی شکل میں ہے۔ لہذا مذکور بھائی لوگوں میں بول رہا ہے۔ کہ بھائی کے مال میں اپنا حصہ ہے۔ لے لوں گا۔ حالانکہ بڑے بھائی کی دو عورت دو مرد بچے بھی ہیں۔ اب تصفیہ طلب بات یہ ہے کے بڑے بھائی کے مال میں بڑے بھائی کے عین حیات اپنے چھوٹے بھائی کو شرعاً کوئی حصہ یا نہیں؟ اور بعد وفات بھی کوئی حصہ ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زندہ باپ ہو تو اس کے مال سے ورثہ نہیں ملتا۔ بھائی کا تو کیسے ملے گا خاص کر بھائی کی اولاد جب ہے تو چھوٹا بھائی بالکل وارث نہیں۔ (3 رجب 1337 ہجری)

واضح ہو کہ وارث عین حیات مورث کے مستحق ترکہ کا نہیں ہو سکتا۔ کہ تقسیم ترکہ کی مورث پر واجب ہو لیکن بطریق اباحت کے روا ہے۔ (فتاویٰ نزیریہ جلد 4373)

تشریح مفید

کیا فرماتے ہیں۔ علمائے دن اس مسئلے میں کہ زید کے انتقال کے بعد زید کے چھوٹے لڑکوں نے زید کے بڑے لڑکے کو متروکہ پدری کا منتظم قرار دیا۔ اب اگر بڑا لڑکا یہ کہے کہ میرے عرصہ کثیر کے قبضہ ہونے کے سبب ترکہ کی تقسیم کو تمادی عارض ہے۔ اور تقسیم نہیں ہو سکتا۔ میں مالک ہوں تو کیا وہ شرعاً مالک ہو سکتا ہے۔ اور تقسیم ترکہ کی کوئی میعاد تیس بتیس برس رکھی گئی ہے۔ یا نہیں بینوا توجروا۔

الجواب۔ ھو الموفق للحق والصواب۔

عرصہ کثیر تک کسی کے ترکہ پر قابض رہا اور ترکہ کا مدت مذید تک تقسیم نہ ہونا۔ مبطل جواز تقسیم ترکہ نہیں۔ اور نہ رافع حق ارث ہے ترکہ پر مدت مدید تک قابض رہنا اسباب ملک سے نہیں ہے۔ کہ قابض مالک ہو جاوے اور ترکہ کی تقسیم جائز نہ ہو۔ شرع میں تقسیم ترکہ کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں ہے۔ کہ اس مدت کے گزرنے سے پہلے تو تقسیم جائز ہو۔ اور اس کے گزرنے کے بعد جائز نہ ہو۔ امتداد مدت حق ثابت کی رافع نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 494

محدث فتویٰ